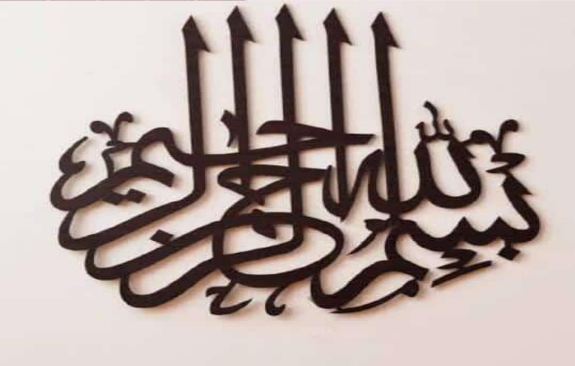

النبر

Sis Saba Mazhar
Hijri 1446 (2024)

rawpixel

rawpixel

تعریف:

لفظ کے مخصوص حرف یا حصے پر زور دینا تاکہ اس حرف کی اواز اپنے ارد گرد کے حروف سے تھوڑی سی اونچی ہو جائے.

rawpixel

قران مجید میں مکمل احکام القراءت کے اعتبار سے نبر کی پانچ مختلف صورتیں ہیں.

- ✓ وقفا دو صورتیں
- ✓ وصلا، وقفا دو صورتیں
- ✓ وصلا ایک صورت

rawpixel

1. وقفا

مشدد حرف پروقف کرنا

حرف مد یا لین کے بعد
همزه آنے پر وقف کرنا

rawpixel

1. وقفا

1. مشدد حرف پروقف کرنا:

کوئی ایسا لفظ جس کے اخری حرف پر تشدید ہو اور ہم وہاں پروقف کریں تو وہاں نبر کیا جاتا ہے. تاکہ سننے والا جان سکے کہ یہ حرف مشدد ہے اور ہم وقف کرتے وقت شدہ کے دوسرے حرف کو ختم نہیں کرتے بلکہ اس کی حرکت کو ختم کرتے ہیں.

يَغُلَّ ، مُستَمِرٌّ

rawpixel

استثناء

- نون مشدد اور میم مشدد:

کیونکہ جب یہ دونوں حروف تشدید کے ساتھ ہوں گے تو ان کے غنہ کی مقدار مکمل ترین ہوگی اس مکمل ترین غنہ سے سننے والا جان جاتا ہے کہ یہاں دو حروف ہیں اس لیے یہاں وقف کرتے ہوئے نبرنہیں کیا جاتا.

اُجُوْرَهُنَّ

rawpixel

استثناء

- <u>قلقلہ حروف جو مشدد ہوں:</u>

جب ایسے لفظ پر وقف کیا جائے جس کے اخر میں حرف قلقلہ ہو اوراس پر تشدید ہو تو تشدید والے دونوں حروف ادا ہو جاتے ہیں پہلا حرف سکون (بالتصادم) سے ادا ہوتا ہے اور دوسرا قلقلہ کے ساتھ (بالتباعد). اس لیے یہاں نبرنہیں کیا جاتا.

وَتَبَّ

rawpixel

1. وقفا

2. حرف مد یا حرف لین کے بعد ھمزہ آ نے پر نبر:

ایسے لفظ پر وقف کرتے ہوئے جس کا آخری حرف ھمزہ ہواوراس ھمزہ سے پہلے حرف مد یا حرف لین ہو، اس لیے یہاں نبر کیا جاتا ہے.
یہاں نبر کی وجہ یہ ہے کہ پڑھنے والا مد کی مقدار پوری کرنے میں مشغول ہونے کے باعث ھمزہ کو ساقط نہ دے.

السَّمَآءِ ، شَيءٍ ، قُرُوءٍ

rawpixel

2. وصلا ، وقفا

یاء مشدد اور واو مشدد پرنبر

حرف مد کے بعد شدہ آنے پر نبر

rawpixel

2. وصلا ، وقفا

1. یاء مشدد اور واو مشدد پرنبر:

- جب ایسی یاء کو ادا کیا جائے جس پر تشدید ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر فتح کسرہ یا ضمہ ہو تو اس پر نبر کیا جاتا ہے.

الحَيُّ ، شَرقِيَّةٍ ، سُيِّرَت

rawpixel

2. وصلا ، وقفا

1. یاء مشدد اور واو مشدد پرنبر:

- جب ایسی واؤ کو ادا کیا جائے جس پر تشدید ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتح یا ضمہ ہو تو اس پر نبر کیا جاتا ہے.

الْقُوَّةَ ، قَوَّامُونَ

rawpixel

2. وصلا ، وقفا

2. **حرف مد کے بعد شدہ آنے پر نبر:**

- ❑ یہ حرف مد سے مشدد حرف کے پہلے حرف کی طرف منتقل ہوتے ہوئے ہوتا ہے.

یہاں نبر اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ حرف مد کی مقدار چھ حرکات کے بعد کہیں ساکن مدغم ادائیگی میں گر نہ جائے اور سننے والے کو حرف مد کے بعد حرف مشدد کا پتہ نہ چلے.

الضَّآلِّينَ

rawpixel

استثناء

- نون مشدد اور میم مشدد:

یہاں نبراس لیے نہیں کیا جاتا کیونکہ نون مشدد اورمیم مشدد پرغنہ کی مکمل ترین مقدار ہوتی ہے اور اس مکمل ترین غنہ سے ہی سننے والا جان جاتا ہے کہ یہاں دو حروف موجود ہیں.

الجَآنَّ ، الطَّآمَّةُ

rawpixel

3. وصلا

قران کریم میں وصلا نبر کی یہ سورت صرف تین جگہوں پرائی ہے یہ تینوں الفاظ فعل ماضی ہیں اور تثنیہ کے لیے ہیں یعنی دو اشخاص مراد ہیں.

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا دَاوُۥدَ وَسُلَيْمَٰنَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ
ٱلَّذِى فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ (سورة النمل)

rawpixel

فَلَمَّا ذَاقَا ٱلشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ
عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ ۖ ﴿٢٢﴾ (سورة الأعراف)

وَٱسْتَبَقَا ٱلْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُۥ مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا
ٱلْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوٓءًا إِلَّآ أَن
يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾ (سورة يوسف)

rawpixel

آیت کے درست معنی کے لیے ان تینوں مقامات پرنبرکی ضرورت ہے یہاں پر نبراس الف تثنیہ کی طرف اشارہ ہے جوعربی قاعدہ (امتناع التقاء الساکنین) کے تحت دونوں الفاظ کو ملا کر پڑھنے کے دوران حذف ہو جاتا ہے . نبر کے بغیر سننے والا یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ فعل مثنی مذکر(ذاقا ، استبقا ، قالا) کی بجاے واحد مذکر(ذاق ، استبق ، قال) ہے.

rawpixel

Alhamdulillah
rawpixel